سوال

(282) صحت نکاح کے لئے لڑکی کی رضامندی شرعاً ضروری ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا صحت نکاح کے لئے لڑکی کی رضا مندی شرعاً ضروری ہے؟ (سائل: امتہ العزیز بنت محمد حسین بلوچ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس لڑکی کا نکاح کرنا ہو اس کی اجازت اور رضا مندی ضروری ہے۔ بلا اجازت اور رضا مندی کے اگر نکاح کر دیا تو نکاح نہیں ہوگا

(أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، حَدَّثَهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ تُنْكَحُ الأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ، وَلاَ تُنْكَحُ البِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: «أَنْ تَسْكُتَ» (۱: بخاری ج ۲ ص ۷۷۱ باب لا ینکح الاب وغیرہ البکر والثیب الا برضاھا۔)

بے خاوند والی عورت کا نکاح نہ کیا جائے یہاں تک کہ اس سے صاف صاف دریافت کر لیا جائے اور کنواری کا نکاح نہ کیا جائے یہاں تک کہ اس سے اجازت لی جائے لوگوں نے کہا وہ شرم سے بات نہیں کرے گی اس کی اجازت کیسے معلوم ہوگی آپ نے فرمایا اس کا چپ رہنا ہی اجازت ہے۔

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اليَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا، فَإِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ إِذْنُهَا، وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا»، يَعْنِي: إِذَا أَدْرَكَتْ فَرَدَّتْ وَفِي البَاب عَنْ أَبِي مُوسَى، وَابْنِ عُمَرَ، وَعَائِشَةَ :-[410]-« حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ»،)(۲: اخرجہ الخمسة الا ابن ماجہ واخرجہ ایضا ابن حبان والحاکم)

2: باب ما جاء فی اکراہ الیتیمة علی التزویج۔ (۳: تحفة الاحوذی ج ۲ ص ۱۸۱)

کنواری لڑکی سے اس کے نکاح کے بارے میں دریافت کر لینا چاہیے۔ اگر وہ خاموش رہے تو یہی اس کی اجازت ہے۔ اگر انکار کر دے تو زبردستی نکاح جائز نہیں۔

(عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الأَنْصَارِيَّةِ: أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ «فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا» (۴: صحیح بخاری باب اذا زوج ابنتہ و ھی کارھة فنکاحھا مردود ج ۲ ص ۷۷۱)

۴: عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ:

(أَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ «أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ».) (ا : ابوداوَد باب فی البکر یذوجھا ابوھا ولایستأمرھا ج ا ص ۲۸۵)

ان احادیث صیحیہ سے ثابت ہوا کہ لڑکی کی اجازت شرعاً ضروری ہے ورنہ یک طرفہ نکاح صیحیح نہ ہوگا

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص715

محدث فتویٰ